**OPEN ACCESS** S

***Journal of Islamic & Religious Studies***

***ISSN (Online):******2519-7118***

***ISSN (Print): 2518-5330***

***www.uoh.edu.pk/jirs***

# اسلام اور یہودیت میں نماز کا تصور: مشترکات و امتیازات

Concept of Prayer in Islam and Judaism: Similarities and Differences

Saleem Nawaz

Ph.D. Scholar, Department of Islamic & Religious Studies

Hazara University, Mansehra

Prof. Dr. Syed Azkia Hashmi

Head, Department of Islamic & Religious Studies

Hazara University, Mansehra

**Version of Record Online/Print:** 01-12-2020

**Accepted:** 01-11-2020

**Received:** 31-07-2020

**Abstract**

All divine religions are based on the belief in the Oneness of God. Prayer was made obligatory for the practical manifestation of this belief in all divine religions so that this belief is strengthened in the core of the heart, and in turn, it develops and strengthens the relation between God and His servant. Prayer is a dialogue and whispering between Allah and mankind; it is a source of acquiring righteousness. Keeping in view the importance of prayer, books, and research articles have been written on the concept, obligation, importance, and purpose of prayer in Islam and Judaism. However, a valuable comparative study is still missing on the conditions, elements, posture, and supplication of prayer. This article traces the similarities and differences in prayer between Islam and Judaism. In this connection, an analytical and comparative study has been used in the light of the Quran, Ḥadīth, and the Old Testament on the meaning of prayer, its obligation, conditions, elements, posture, supplications, and qualities of Imām in Islam and Judaism. Hence, the similarities and differences of prayer in both religions have been traced out.

**Keywords:** divine religion, Islam, Judaism, prayer, supplication

## تمہید

تمام الہامی ادیان کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے اور عقیدہ توحید کے عملی اظہار کےلئے تمام شرائع سماویہ میں نماز مشروع ہوئی، تاکہ یہ عقیدہ دل میں راسخ ہو اور رب اور بندے کے درمیان تعلق اور رشتہ مضبوط ہو۔درحقیقت نماز رب اور بندے کے درمیان ایک مکالمہ اور سرگوشی ہے،قرب الٰہی اور حصول تقویٰ کاذریعہ ہے۔عبادات میں سے نماز کی اہمیت کے پیش نظر اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصور، فرضیت ، اہمیت اور مقاصد پر کتب اور تحقیقی مقالے لکھے جا چکے ہیں لیکن دونوں مذاہب میں نماز کی شرائط و ارکان ، ہیئت و کیفیت اورنماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا قابل قدر تقابل نہیں کیاگیا ہے۔مقالہ ہذا اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات و امتیازات کیا کیا ہیں؟ اس سلسلے میں قرآن، حدیث اورعہدنامہ قدیم کی روشنی میں اسلام اور یہودیت میں نماز کا مفہوم،فرضیت، شرائط، ارکان، ہیئت، نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور امام کے اوصاف کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا گیا اور دونوں مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

## سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

تقابل ادیا ن کے موضوع پر بہت ساری کتابیں زیر مطالعہ رہیں مگر ان کا موضوع مذاہب کی تاریخ اور تین بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت اور چند معاشرتی تعلیمات تک محدود ہے۔اختلافی پہلوؤں کو زیادہ تر مدنظر رکھاگیا ہے۔ شرائع سماویہ کےمابین جومشترکات ہیں اس پر جزوی طور پر کام ہوا ہے ہر ایک نے اپنی دلچسپی کے مطابق اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔تقابل ادیان کے موضوع پر جو تحقیقی مقالہ جات اور کتب لکھی گئی ہیں ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

## ۱۔ کتاب المقارنات والمقابلات بین احکام المرافعات والمعاملات والحدود فی شرع الیہود و نظائرھا من الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء ومن القانون المصری والقوانین الوضعیۃ الاخری

یہ ایک اعلی درجے کا تحقیقی کام ہے جسے ایک معروف مصری قانون دان محمد حافظ صبری نے ۱۹۰۲ میں تالیف کیا۔ مؤلف نے یہودیت، اسلام، مروجہ مصری قانون اور وضعی قوانین کے ضمن میں مرافعات، معاملات اور حدود کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ مذکورہ قوانین کے درمیان مشترکات پر روشنی ڈالی ہے مگر مؤلف نے اسلام اور یہودیت میں عبادات کے تصورات، مشترکات اور امتیازات پر بحث نہیں کی ہے۔

##  ۲۔ الہامی مذاہب میں مشترک اقدار (قرآن کریم اور کتاب مقدس کے تناظر میں علمی جائزہ)

یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو کہ آسیہ رشید صاحبہ نے نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کےحصول کے لئے ۲۰۱۰ میں پیش کیا۔ مقالہ نگار نے اس مقالے میں قرآن اور کتاب مقدس کی روشنی میں مشترکہ عقائد،مشترکہ معاملات، مشترکہ عبادات، نجات کا تصور اور تصور جزا و سزاکا تقابل کیا ہے۔ مقالہ نگار نے اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات پربھی سیر حاصل بحث کی ہے مگر دونوں مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔

## ۳۔ ارکان اربعہ

ارکان اربعہ مفکر اسلام مولاناسیدابوالحسن علی ندویؒ کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نےعبادات کے تصورات، فلسفہ، حیات انسانی پراس کے اثرات اور روحانی بالیدگی میں عبادات کے کردار پر مفصل، مدلل اوردقیق اندازمیں تبصرہ کیا ہے۔ اسلامی تصور عبادت کا یہودیت اور عیسائیت میں عبادات کے تصورات کے ساتھ تقابل کیاہے۔البتہ مصنف نے شرائط نماز، ارکان نماز، امام کے اوصاف اور تینوں الہامی مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات پر بحث نہیں کی ہے۔

## ۴۔ احکام قرآن کا ثبوت بائبل سے

یہ کتاب مفتی فواد اللہ کتوزوی استاذ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم کراچی کی تالیف ہے قرآن اور بائبل کے مشترک احکام کے موضوع پر مختصر اور جامع کتاب ہے۔مؤلف نے اس کتاب میں عقائد، عبادات، معاملات، حدود، معاشرت اور حلال و حرام پر قرآن اور بائبل کی مشترک تعلیمات کا تقابل کیا ہے۔مؤلف نے اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات اور ارکان کا تقابل کیا ہے مگرنماز کی شرائط ، ہیئت اور امام کے اوصاف پر بحث نہیں کی ہے۔

**5. The Similarities and Differences Between Abrahamic Religion.**

یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں پروفیسر سکاٹ وٹکووک(Schott Vitkovic) نے یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے مابین مشترک اور متفرق امور پر سیر حاصل بحث کی ہے البتہ عبادات کے مشترکات اور متفرقات پر بحث نہیں کی ہے۔

مذکورہ تحقیقی مقالہ جات اورکتب میں یہودیت اوراسلام میں تصورنماز پر جزوی طور پر کام ہوا ہے۔اس موضوع پر کلی طور پر تحقیقی مطالعے کی ضرورت تھی تاکہ اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات ، فلسفہ، شرائط، ارکان، مراسم، ہیئت اور امام کے اوصاف کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا جائے، ان کے درمیان مشترکات اور امتیازات کا جائزہ لیا جائے ۔

## موضوع تحقیق کا بنیادی سوال

اسلام اور یہودیت میں نمازکا تصورو فلسفہ، شرائط و ارکان، ہیئت ومراسم میں مشترکات اور امتیازات کیاکیا ہیں؟

## افتراضات

۱۔ اسلام اور یہودیت میں نماز میں کلی طور پر مماثلت پائی جاتی ہے۔

۲۔ اسلام اور یہودیت میں نمازکلی طور پر باہم متضاد ہے۔

۳۔ اسلام اور یہودیت میں نماز میں جزوی طور پر مماثلت پائی جاتی ہے اور بعض امور باہم متضاد ہیں۔

## اہداف تحقیق

اس تحقیقی مطالعہ میں درج ذیل اہداف کا حصول پیش نظر ہے:

۱۔ اسلام اور یہودیت میں نمازکے تصورات، شرائط، ارکان، مراسم، ہیئت اور امام کے اوصاف کاتجزیاتی وتقابلی مطالعہ ۔

۲۔ اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات کا تحقیقی جائزہ۔

۳۔ اسلام اور یہودیت میں نماز کے تفرقات کی نشاندہی۔

## منہج تحقیق

زیر تحقیق آرٹیکل میں تجزیاتی و تقابلی طریقہ تحقیق اختیار کیاگیا ہے تا کہ اسلام اوریہودیت میں نماز کا تصورو فلسفہ، شرائط و ارکان، ہیئت ومراسم کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا جا سکے۔ اس مقالہ میں قرآن اور عہدنامہ قدیم کی روشنی میں نماز کے مفہوم کی وضاحت اوراممِ سابقہ میں نماز کی فرضیت پر قرآنی آیات و احادیث پیش کی گئی ہیں۔ نماز کی ہیئت و ارکان کا تقابل قرآن و عہدنامہ قدیم کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ نماز کی شرائط و ارکان کا تقابل کرتے ہوئے ان کے درمیان مشترکات و امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اورآخر میں اسلام اور یہودیت میں نماز کی امامت کا اہل ہونے کے لئے امام کو جن اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے ان اوصاف کو بیان کیا گیا ہے۔

## اسلام اور یہودیت میں نماز کا مفہوم

## اسلام میں نماز کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں " بندگی، پرستش، عاجزی اور انکساری۔"[[1]](#endnote-2) عربی زبان میں نماز کو "صلوٰة" کہتے ہیں جس کےمعنی ہیں" دعا ، التجا ، استغفار ، رحمت۔"[[2]](#endnote-3) قرآن میں بھی لفظ صلوٰۃ نماز، دعا، رحمت، درود اور استغفار کے معنی میں مستعمل ہے۔جیسا کہارشاد باری تعالیٰ ہے :

"إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا"[[3]](#endnote-4)

"بیشک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔"

"وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ"[[4]](#endnote-5)

"اوران کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے۔"

"هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ"[[5]](#endnote-6)

"وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (دعائے رحمت کرتے ہیں)"۔

"إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا"[[6]](#endnote-7)

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجاکرو۔"

## نماز کا اصطلاحی مفہوم:

نمازمخصوص کلمات اور مخصوص اعمال پر مشتمل ایک بدنی عبادت ہے۔ رسول اللہﷺنے جس طریقے سے خود ادا کی، امت کو بھی اسی طریقے پر ادا کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"[[7]](#endnote-8)

" جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو۔"

امام راغب الاصفہانی لکھتے ہیں:

"الصلوة التي هي العبادة المخصوصة أصلها الدعاء و سمیت هذه العبادة بها"[[8]](#endnote-9)

"الصلوٰة جو کہ ایک عبادت مخصوصہ کا نام ہےاس کی اصل بھی دعا ہی ہے اور نماز چونکہ دعا پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اسے "صلوٰة" کہا جاتاہے۔"

محمد رفیق مؤمن الشوبکی نے نماز کی تعریف یوں کی ہے:

"الصلاة هي عبادة ذات أقوال و أفعال مخصوصة، مفتتحة بالتکبیر ومختتمة بالتسلیم"[[9]](#endnote-10)

"نماز مخصوص کلمات و افعال پر مشتمل عبادت ہے،جو تکبیر سے شروع ہوتی ہے اور سلام پر ختم ہوتی ہے۔"

مندرجہ بالا تعریفات کی رو سےنماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کا وہ خاص طریقہ ہےجورسول اللہﷺنےبحکم خداوندی جن مخصوص کلمات و افعال کو مخصوص اوقات میں سرانجام دیا اور اپنی امت کو بھی اسی طریقے پرادا کرنے کی تلقین کی۔ شرعی اصطلاح میں اسے نماز کہتے ہیں۔

## یہودیت میں نماز کا مفہوم:

عہدنامہ قدیم میں بھی نماز کے لئے خدا کی بندگی،[[10]](#endnote-11) پرستش،[[11]](#endnote-12) نماز، دعا[[12]](#endnote-13) جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

اصطلاح میں"لفظ نماز خدا سے کسی انسان کی شخصی درخواست اور التجا کے لئے مستعمل ہے۔عبادت کے لئےعبرانی اور یونانی لفظ دونوں کا ابتدائی مفہوم ایک غلام کا اپنے آقاکی خدمت کرنا تھا۔"[[13]](#endnote-14)

## اسلام میں نمازکی فرضیت و اہمیت:

نماز ہر عاقل و بالغ، بیمارو تندرست، مقیم و مسافر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے، البتہ نماز کی اہمیت کے پیش نظر بچوں کو نماز کا عادی بنانے کےلئےانہیں سات سال کی عمر میں نماز کی ترغیب دینے اور دس سال کی عمرمیں ترک صلاۃ پر سرزنش کرنے کا حکم ہے:

"مُرُوا أَوْلادَكُمْ بِالصَّلاةِ أَبْنَاءَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ"[[14]](#endnote-15)

"جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر (یعنی نماز نہ پڑھنے پر) مارو۔"

## یہودیت میں نما ز کی فرضیت و اہمیت:

یہودی قانون کےمطابق والدین پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم جتنی جلدی ممکن ہو شروع کریں۔ جب بچہ بولنا شروع کرے تو اس کو سب سے پہلے اس آیت کی تعلیم دیں۔

"موسیٰ نے ہم کو شریعت اور یعقوب کی جماعت کے لیے میراث دی۔"[[15]](#endnote-16)

رِبّی جودہ بن تیمہ نے اعلان کیا تھا کہ:

"(والدین اپنی اولاد کو ) پانچ سال کی عمرمیں تورات، دس سال کی عمر میں مشنا، تیرہ سال کی عمرمیں احکامات (لڑکا بالغ ہوتا ہے احکام پر عمل فرض ہو جاتا ہے) اور پندرہ سال کی عمر میں گیمارا(مشنا کی تفسیر) کی تعلیم دیں۔"[[16]](#endnote-17)

اسلام میں مرد کے لئے بلوغت کی عمر پندرہ سال ہے اگر اس سے پہلے بلوغت کے آثار نظر آئے تو شرعی لحاظ سے وہ بالغ تصور ہوگا اور عورت کے لئے بلوغت کی عمر بارہ سال ہےاگر بارہ سال اور نو سال کے درمیان بلوغت کے آثار نظر آئے تو وہ شرعی طور پر بالغ تصور ہوگی جبکہ یہودیت میں بلوغت کی عمر مرد کے لئے ۱۳ سال اور عورت کے لئے۱۲ سال ہے۔

## قرآن میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

تمام الہامی ادیان کی بنیاد عقیدہ توحید پرہےاور نماز اس کا عملی اظہار ہے۔اس لئےنماز تمام الہامی ادیان کا جزو لا ینفک ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نماز کی اس اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نماز مذہب کے ان اصولوں میں سے ہے جن پر تمام دنیا کے مذاہب متفق ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نےاپنی امت کو نماز کی تعلیم نہ دی ہواوراس کی تاکید نہ کی ہو،خصوصًا ملتِ ابراہیمی میں اس کی حیثیت سب سے نمایا ں ہے۔"[[17]](#endnote-18)

قرآن میں مذکورتمام انبیاء کرام ؑ اپنی اپنی امتوں کو نماز کی ترغیب دیتے نظر آتے ہیں۔ حضر ت ابراہیم ؑ اپنے صاحبزادے حضرت اسمعیل ؑ کومکہ مکرمہ میں آباد کرنے کی غرض قیام صلاۃ بتاتے ہیں :

"رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ "[[18]](#endnote-19)

"اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں۔"

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے اور اپنی اولادکے لئے یوں دعا کی:

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي"[[19]](#endnote-20)

"اے میرے رب مجھے اور میری اولاد میں سے لوگوں کونماز قائم کرنے والا بنا۔"

حضرت اسمعیل ؑ کے بارے میں قرآن شہادت دیتاہے:

"وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ"[[20]](#endnote-21)

"اور وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے ہیں۔"

حضرت شعیبؑ کو ان کی قوم والے طعنہ دیتے ہیں:

"أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا"[[21]](#endnote-22)

"کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جس کو پوجتے ہیں اس کو چھوڑ دیں۔"

حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی نسل کے پیغمبروں کے متعلق قرآن کا بیان ہے:

"وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ"[[22]](#endnote-23)

 "اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔"

حضرت لقمان ؑ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں :

"يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ"[[23]](#endnote-24)

"اے میرے بیٹے نماز قائم کر۔"

حضرت موسیٰؑ سے کہا گیا:

"وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي"[[24]](#endnote-25)

"اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔"

اللہ تعالیٰ کابنی اسرائیل سے وعدہ تھا:

"إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ"[[25]](#endnote-26)

"میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کیا کرو۔"

حضرت زکریاؑ کے بارے میں مذکور ہے:

"وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ"[[26]](#endnote-27)

"وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں :

"وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا"[[27]](#endnote-28)

"اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی خاص تاکید کی، جب تک میں زندہ رہوں۔"

قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہےکہ ظہور اسلام کے بعد بھی عرب میں بعض یہود اور نصاری نماز پڑھا کرتے تھے:

"لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ"[[28]](#endnote-29)

"اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو کھڑے ہوکر خدا کی آیتیں پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔"

## حدیث میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

حضرت عبداللہ بن عمر ؓسے روایت ہے :

"إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ"[[29]](#endnote-30)

"جب تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو چاہیئے کہ ان دونوں میں نماز پڑھے، اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو چاہیئے کہ اسے تہہ بند بنا لے اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکائے۔"

ابوبکرصدیقؓ روایت کرتے ہیں:

"يقول إذا قام أحدكم فى الصلاة فليسكن أطرافه ولا يتميل تميل اليهود فإن تسكين الأطراف من تمام الصلاة"[[30]](#endnote-31)

"جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون و وقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔"

شداد بن اوس ؓرسول اللہﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ"[[31]](#endnote-32)

"یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ نہ وہ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں اور نہ اپنے موزوں میں۔"

ابو عبد الرحمن نبی کریمﷺسے روایت کرتے ہیں:

"میری امت میں اُس وقت تک کچھ خیر باقی رہے گا ، جب تک وہ یہودیوں کی طرح مغرب کی نماز میں رات کے تاریک ہو جانے اور عیسائیوں کی طرح فجر کی نماز میں تاروں کے ڈوبنے کا انتظار نہ کریں گے۔"[[32]](#endnote-33)

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓفرماتی ہیں:

"رکوع میں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ جوڑ لینا یہود کا طریقہ ہے، نبی کریمﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔"[[33]](#endnote-34)

## عہدنامہ قدیم میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

جس طرح قرآن نے نماز کو اللہ کا نام لینے، قرآن پڑھنے ، دعا کرنے ، تسبیح کرنے اور رکوع و سجود کرنے جیسے الفاظ سے تعبیر کیا ہے ، اِسی طرح عہدنامہ قدیم میں بھی نماز کو اِس کے ارکان ( خدا کا نام لینے، سجدہ ریز ہونے،خدا کے حضور کھڑا ہونے، پکارنے، رکوع و سجدہ کرنے، سرجھکانے، فریاد کرنے جیسے الفاظ )سے تعبیر کیا گیاہے ۔جیسا کہ پیدائش میں ہے:

"اور وہاں سے کوچ کر کے (ابراہیم) اُس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے اور اپنا ڈیرا ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں اور عی مشرق میں پڑا اور وہاں اُس نے خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بنائی اور خدا کا نام لیا۔"[[34]](#endnote-35)

پیدائش میں دوسرے مقام پر مرقوم ہے:

"تب ابراہیم سجدہ ریز ہو گیا اور خدا نے اُس سے ہم کلام ہو کر فرمایا۔"[[35]](#endnote-36)

ایک اور جگہ مذکور ہے:

"سو وہ مرد وہاں سے مڑے اور سدوم کی طرف چلے ، پر ابراہیم خداوند کے حضور کھڑا ہی رہا۔"[[36]](#endnote-37)

خروج میں لکھاہے :

"تب لوگوں نے اُن کا یقین کیا اور یہ سن کر کہ خداوند نے بنی اسرائیل کی خبر لی اور اُن کے دکھوں پر نظر کی ، اُنھوں نے اپنے سرجھکا کرسجدہ کیا۔"[[37]](#endnote-38)

زبور میں لکھا ہے :

"اے خداوند، تو صبح کو میری آواز سنے گا ۔ میں سویرے ہی تیرے حضور میں نماز کے بعد انتظار کروں گا۔"[[38]](#endnote-39)

زبور میں ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

"لیکن میں تیری شفقت کی کثرت سے تیرے گھر میں آؤں گا ۔ میں تیرا رعب مان کر تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا۔"[[39]](#endnote-40)

## عہد نامہ قدیم میں تین نمازوں کا ذکر:

"پر میں تو خداوند کو پکاروں گا اور خداوند مجھے بچا لے گا ۔ صبح و شام اور دوپہر کو میں فریاد کروں گا اور نالہ کروں گا اور وہ میری آواز سن لے گا۔"[[40]](#endnote-41)

## عہد نامہ قدیم میں رکوع و سجود اور قعدہ کا ذکر:

" آؤ، ہم رکوع و سجود کریں اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں، کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے۔"[[41]](#endnote-42)

## عہد نامہ قدیم میں قبلہ رخ ہونے کا ذکر :

زبور میں مذکورہے:

"میں تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا اور تیری شفقت اور سچائی کی خاطر تیرے نام کا شکر کروں گا ۔"[[42]](#endnote-43)

یرمیاہ میں لکھاہے :

"تو خداوند کے گھر کے پھاٹک پر کھڑا ہو اور وہاں اس کلام کی منادی کرا دو کہ : اے یہوداہ کے سب لوگو جو خداوند کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے ان پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔"[[43]](#endnote-44)

دانیال میں مرقوم ہے :

"جب دانیال کو معلوم ہوا کہ نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو وہ اپنے گھر آیا اور اپنی کوٹھڑی کا دروازہ جو بیت المقدس کی طرف تھا، کھول کر اور دن میں تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر اپنے پروردگار کے حضور میں اُسی طرح نماز پڑھتا اور تسبیح و تحمید کرتا رہا ، جس طرح پہلے کرتا تھا۔"[[44]](#endnote-45)

دانیال میں یہ بھی لکھا ہے:

"اور میں نے خداوند خدا کی طرف رخ کیا اور نماز اور دعاؤں کے ذریعے سے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اُس کا طالب ہوا ۔"[[45]](#endnote-46)

## اسلام اور یہودیت میں نماز کی دعائیں

اسلام میں سورۃ الفاتحہ نماز کی دعا ہے ۔نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت ضروری ہے جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی ہے۔سورۃ الفاتحہ اللہ تعالی ٰ کی حمدو ثنا، اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اقرار اور طلب ہدا یت پر مشتمل ہے۔ اسی طرح شرائع سابقہ میں بھی نما ز کے لئے مخصوص دعائیں مقرر تھیں ۔ عہد نامہ قدیم کے مطالعہ سے معلوم ہوتاہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء بھی نماز میں مخصوص دعا ئیں مانگ لیا کرتے تھے ۔

## حضرت موسیٰ ؑ کی نمازکی دعا:

حضرت موسٰی ؑ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

"خداوند، خداوند، خدائے رحیم اور مہربان، قہر کرنے میں دھیمااور شفقت اور وفا میں غنی ۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا ۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کار کا بخشنے والا۔"[[46]](#endnote-47)

## حضرت داؤد ؑ کی نماز کی دعا:

حضرت داؤد علیہ السلام نماز میں زبور کی درج ذیل آیات تلاوت کیا کرتے تھے:

"اے خداوند، اپنا کان جھکا اور مجھے جواب دے ، کیونکہ میں مسکین اور محتاج ہوں ۔ میری جان کی حفاظت کر، کیونکہ میں دین دار ہوں۔ اے میرے خدا، اپنے بندے کو جس کا توکل تجھ پر ہے ، بچا لے ۔ یارب ، مجھ پر رحم کر، کیونکہ میں دن بھر تجھ سے فریاد کرتا ہوں ۔ یا رب ، اپنے بندے کی جان کو شاد کر دے، کیونکہ میں اپنی جان تیری طرف اٹھاتا ہوں ۔ اِس لیے کہ تو یارب، نیک اور معاف کرنے کو تیار ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے ۔

اے خداوند ، میری دعا پر کان لگا اور میری منت کی آواز پر توجہ فرما۔ میں اپنی مصیبت کے دن تجھ سے دعا کروں گا ، کیونکہ تو مجھے جواب دے گا ۔ یا رب ، معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ہیں۔ یا رب ، سب قو میں جن کو تو نے بنایا آ کر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کی تمجید کریں گی ، کیونکہ تو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے ۔ تو ہی واحد خدا ہے ۔

اے خداوند ، مجھ کو اپنی راہ کی تعلیم دے ۔ میں تیری راستی میں چلوں گا ۔ میرے دل کو یکسوئی بخش تاکہ تیرے نام کا خوف مانوں ۔ یا رب ، میرے خدا ، میں پورے دل سے تیری تعریف کروں گا۔ میں ابد تک تیرے نام کی تمجید کروں گا، کیونکہ مجھ پر تیری بڑی شفقت ہے ۔ اور تو نے میری جان کو پاتال کی تہ سے نکالا ہے ۔

اے خدا، مغرور میرے خلاف اٹھے ہیں اور تند خو جماعت میری جان کے پیچھے پڑی ہے اور اُنھوں نے تجھے اپنے سامنے نہیں رکھا۔ لیکن تو یا رب ، رحیم وکریم خدا ہے ۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت و راستی میں غنی۔ میری طرف متوجہ ہو اور مجھ پر رحم کر۔ اپنے بندے کو اپنی قوت بخش اور اپنی لونڈی کے بیٹے کو بچا لے ۔ مجھے بھلائی کا کوئی نشان دکھا تاکہ مجھ سے عداوت رکھنے والے اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوں ، کیونکہ تو نے اے خداوند، میری مدد کی اور مجھے تسلی دی ہے۔"[[47]](#endnote-48)

درج بالا دعاؤں کے تجزیہ کرنےسے معلوم ہوتاہے کہ شرائع سماویہ میں نماز کے لئے جو دعائیں مقرر کی گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، اس کی الوہیت کا اقرار اور طلب ہدایت پر مشتمل ہیں ۔ البتہ دعا کے الفاظ اور زبانیں مختلف ہیں ۔

## نماز کے ارکان ثلاثہ:

نماز بنیادی طور پر تین ارکان پر مشتمل ہے جو کہ قرآن میں مذکورہیں وہ قیام ، رکوع اور سجدہ ہیں ۔

## قیام:

"وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"[[48]](#endnote-49)

"اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے۔"

## رکوع:

"وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ"[[49]](#endnote-50)

"اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔"

## سجدہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ"[[50]](#endnote-51)

"اے ایمان والو! رکوع کرو،سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی۔"

نماز میں قیام ، رکوع اور سجدہ کی یہ ترتیب بالکل فطری ہے، یہی ترتیب اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا کامل نمونہ اور حسین اظہار ہے۔

## شرائع سابقہ میں نماز کی ہیئت و کیفیت :

قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتاہے کہ تمام شرائع میں نماز کے ارکان اور اس کی ہیئت میں تقریباً مماثلت پائی جاتی ہےجیسا کہ قرآن کی درج ذیل آیات اس پر دال ہیں ۔ تعمیر و تطہیرکعبہ کے حکم کی غرض و غایت قرآن میں یہ بیان کی گئی ہے:

"وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"[[51]](#endnote-52)

"اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع، سجود کرنے والوں کے لیے پاک کر۔"

حضرت مریمؑ کونماز کا جو حکم ہوا تھا اس میں بھی نماز کے تینوں ارکان مذکور ہیں :

"يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ"[[52]](#endnote-53)

"اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار بن اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔"

عہد رسالت میں جو اہل کتاب موجودتھے وہ بھی اپنی نماز میں مذکورہ تینوں ارکان بجا لاتے تھے۔

"مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ"[[53]](#endnote-54)

"اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو کھڑے ہوکر خدا کی آیتیں پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔"

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہےکہ جس طرح اسلامی شریعت نےنماز کےلئےارکان ثلاثہ یعنی قیام، رکوع اور سجدہ مقرر کیا ہے، اسی طرح شرائع سابقہ میں بھی نما ز مذکورہ ارکان ثلاثہ پر مشتمل تھی۔ نماز کے ان ارکان ثلاثہ کا ذکرعہد نامہ قدیم کی درج ذیل آیات میں مذکورہے:

## ۱۔ قیام :

"ابراہام خدا وند کے حضور کھڑا رہا۔"[[54]](#endnote-55)

## ۲۔ رکوع:

"اور (ابرہام) زمین تک جھکا اور کہنے لگااے میرے خدا وند[[55]](#endnote-56)۔اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا کرنے لگا۔"[[56]](#endnote-57)

## ۳۔ سجدہ:

"او ر سن کر خدا وند نےبنی اسرائیل کی خبر لی اور ان کےدکھوں پر نظر کی۔ انہوں نے اپنا سر جھکا کر سجدہ کیا۔"[[57]](#endnote-58)

پیدائش میں مرقوم ہے:

"تب ابرہام سرنگوں ہوگیااور خدا نے اس سے ہمکلام ہوکر فرمایا۔"[[58]](#endnote-59)

سموئیل دوم میں لکھا ہے:

"جب داؤد چوٹی پر پہنچا جہاں خدا کوسجدہ کیا کرتے تھے۔"[[59]](#endnote-60)

زبور میں مذکورہے:

"میں تیرا رعب مان کرتری مقدس ہیکل کی طرف رخ کرکے سجدہ کروں گا۔"[[60]](#endnote-61)

## اسلام اور یہودیت میں نماز کی شرائط اور ارکان

## اسلام میں نماز کی شرائط:

نماز کی درست ادائیگی کے لئےدرج ذیل سات شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، جنہیں شرائط نماز کہتے ہیں ۔

"۱۔ نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا۔ ۲۔ جسم کا پاک ہونا ۳ ۔ کپڑوں کا پاک ہونا ۴۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا ۵۔ ستر کو چھپانا ۶۔ قبلہ رو ہونا ۷۔ نیت کرنا"[[61]](#endnote-62)

## اسلام میں نماز کے ارکان:

نماز کے چھ ارکان ہیں جنہیں ترتیب اور اہتمام کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔بصورت دیگر نماز درست نہیں ہوتی۔

"۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام ۳۔ قرأت ۴۔ رکوع ۵۔ سجدہ ۶۔ قعدہ"[[62]](#endnote-63)

## یہودیت میں نماز کی شرائط:

یہودیت میں نماز کےلئے درج ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے:

1. "نماز میں کھڑا ہونے سے پہلےتسلی کرے کہ جو لباس پہنا ہے وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے لائق ہے۔
2. نامناسب لباس میں نماز ادا نہ کریں۔
3. مرد اور عورت دونوں سر کو ڈھانپ لیا کریں۔
4. پنڈلیوں کو چھپالیا کریں۔
5. نماز کی شال سے اپنے آ پ کو ڈھانپ لیں۔
6. ضبط نفس، خودسپردگی اور عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو۔
7. نمازی کی سوچ،الفاظ، اعمال اور لباس سے عاجزی ظاہر ہو۔"[[63]](#endnote-64)

## یہودیت میں نمازکے ارکان:

مندرجہ ذیل آٹھ چیزیں نماز کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں ۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کوئی دباؤ، جبراور طاقت سے روکے پھر بھی نماز ادا نہیں ہوگی۔

1. "کھڑے ہوکر نماز پڑھنا
2. معبد / ٹیمپل کی طرف منہ کرنا
3. جسم کو نماز کے لئے تیار کرنا
4. کپڑوں کی تیاری
5. نماز کی جگہ کا موزوں ہونا
6. آواز کو آہستہ کرنا
7. رکوع کرنا
8. سجدہ کرنا۔"[[64]](#endnote-65)

## یہودیت میں عمیداہ کے لئے شرائط:

عمیداہ (کھڑے ہو کر نماز پڑھنا)کے لئے پانچ شرائط ہیں اگر ایک شرط بھی پوری نہ ہو تو نماز نہیں ہوگی اور نماز دہرانی پڑے گی۔

1. "ہاتھوں کا پاک صاف ہونا۔
2. ستر کا ڈھانپنا
3. نماز کی جگہ کا پاک ہونا
4. نماز کی جگہ بالکل خاموش اور پرسکون ہو تاکہ دھیان ادھر ادھر نہ جائے۔
5. دل کی نیت"[[65]](#endnote-66)

## اسلام میں امام کےاوصاف و شرائط:

اسلام میں امامت کا اہل ہونے کےلئے امام کے لئے درج ذیل اوصا ف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

1. "عاقل، بالغ اور مسلمان ہو۔
2. ظاہری اور باطنی نجاست سے پاک ہو۔
3. اچھے انداز سے قرأت اور ارکان کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو۔
4. امام معذور نہ ہو۔
5. امام کی زبان صحیح ہو کہ اس سےحروف پورے ادا ہو سکتے ہوں۔
6. امام شریف النفس شخص ہو۔
7. امام جماعت کی فضیلت پانے کے لئے اپنی نماز نہ دہرا رہا ہو۔"[[66]](#endnote-67)

## یہودیت میں امام کے اوصاف و شرائط

یہودی مذہب میں نماز کی امامت ہر ایک یہودی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کی عمر ۱۳ سال یا زیادہ ہو،جو تورات پڑھ سکتا ہو اور خطبہ دے سکتا ہو۔ اگر خواتین کی جماعت ہو تو کوئی بھی لڑکی جس کی عمر ۱۲ سال سے زیادہ ہو جماعت کروا سکتی ہے۔یہودیوں کی اصلاحی، تجدد پسند اور کئی قدامت پسند فرقوں میں جماعت میں خواتین کی گنتی ہوتی ہے اور جماعت کے لئے کم از کم دس افراد کا ہونا ضروری ہے۔

یہودیت میں امامت کا اہل ہونے کے لئے امام کے لئے درج ذیل چھ خصوصیات کا حا مل ہونا ضروری ہے۔

1. "عاجزی و انکساری
2. مقتدیوں کےساتھ ہم آہنگی
3. نماز کے مسائل کا علم اورعبرانی زبان کی ادائیگی پر قدرت
4. اچھی آواز
5. اچھا اور مناسب لباس
6. با شرع یعنی داڑھی ہو۔"[[67]](#endnote-68)

اسلام اور یہودیت میں امت کا کوئی بھی فرد نماز کی امامت کرسکتا ہے۔ البتہ امامت کا اہل ہونے کے لئے مذکورہ اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ جو کوئی ان اوصاف کا حامل ہے اور امامت کی شرائط پوری کرسکتا ہو وہ نماز کی امامت کر سکتا ہے۔

## اسلام اور یہودیت میں نماز کےمشترکات

اسلام اور یہودیت میں نماز کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ سے واضح ہوا کہ نماز کے بہت سے امور دونوں مذاہب میں مشترک ہیں۔ نماز کے آداب و شرائط یعنی جسم کاپاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا ، قبلہ کی طرف منہ کرنا،ستر ڈھانپنا، سر ڈھانپنا، نماز کی جگہ کا پرسکون ہونا اور نیت کرنا دونوں مذاہب میں نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح ارکان نمازیعنی قیام، قرأت، رکوع اور سجدہ دونوں مذاہب میں نماز کے بنیادی ارکان ہیں۔ دونوں مذاہب میں نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضبط نفس، عاجزی، خود سپردگی، خشوع و خضوع اورحضور قلبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔ اسی طرح نماز کے امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاقل ، بالغ اور با شرع ہو،قرأت اور آواز اچھی ہو، اس کے دل میں خشوع و خضوع اور عاجزی ہو، نماز کے مسائل کا علم ہو اور مقتدیوں کے ساتھ اس کی ہم آہنگی ہو۔

## اسلام اور یہودیت میں نماز کےامتیازات

اسلام اور یہودیت میں نماز کے کچھ امور ایسے ہیں جن کی ادائیگی دونوں مذاہب میں ضروری ہے مگر ان کی تعداد اور ہیئت میں فرق ہے، جیسا کہ اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں جبکہ یہودیت میں دن میں تین نمازیں فرض ہیں۔ استقبال قبلہ دونوں مذاہب میں فرض ہے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں جبکہ یہودی بیت المقدس کی طرف منہ کرکےنمازادا کرتے ہیں۔ اسلام میں نمازی کےلئے ضروری ہے کہ وہ دوران قیام حرکت نہ کرےعاجزی کے ساتھ کھڑا ہو جبکہ یہودیت میں عمیداہ کے دوران تین قدم آگے پیچھے اوردائیں بائیں حرکت کرنا ضروری ہے۔ یہودیت میں ضروری کہ نمازی سر پر تعویذ باندھ لیں جسے وہ "فلقطیر" کہتے ہیں اور ہاتھ پر پٹی باندھے جبکہ اسلام میں ان دونوں چیزوں کا تصور نہیں ۔اسلام میں سدل مکروہ ہے جبکہ یہودیت میں دوران رکوع نمازکی شال کے کنارے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں یعنی سدل کی ممانعت نہیں ہے۔ یہودیت میں نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازوالی شال سے سر ڈھانپ لے جبکہ اسلام میں نمازی کے لئےدوران نماز ٹوپی، عمامہ یا پکڑی سے سر کا ڈھانپ لینا سنت ہے۔

## اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات و امتیازات کا جدول

## مشترکات

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| **عنوان** | **تفصیل** | **یہودیت** | **اسلام** |
| **شرائط نماز** | جسم، کپڑوں اور جائے نماز کا پاک ہونا | فرض | فرض |
| قبلہ کی طرف منہ کرنا | بیت المقدس کی طرف منہ کرنا | بیت اللہ کی طرف منہ کرنا |
| ستر ڈھانپنا | فرض | فرض |
| سر ڈھانپنا | فرض | سنت |
| نماز کی نیت | فرض | فرض |
| نماز کی جگہ کا پرسکون ہونا | ضروری ہے | ضروری ہے |
| **ارکان نماز** | قیام | فرض | فرض |
| قرأت | قرأت سری ہے | ظہر اور عصر سری اور باقی نمازیں جہری ہیں |
| رکوع | فرض | فرض |
| سجدہ | فرض | فرض |
| نمازی کی کیفیت | ضبط نفس، عاجزی، خود سپردگی | خشوع و خضوع، حضور قلبی |
| **امام کے اوصاف** | امام کی اہلیت | عاقل، بالغ اور یہودی ہو | عاقل، بالغ اور مسلمان ہو |
| با شرع ہو | ضروری ہے | ضروری ہے |
| قرأت | عبرانی زبان کی ادائیگی پر قدرت ہو | عربی زبان کی ادائیگی پر قدرت ہو |
| اچھی آواز ہو | ضروری ہے | قابل ترجیح |
| مقتدیوں کے ساتھ ہم آہنگی ہو | ضروری ہے | ضروری ہے |
| عاجزی و انکساری ہو | ضروری ہے | ضروری ہے |
| نماز کے مسائل کا علم ہو | ضروری ہے | ضروری ہے |

## امتیازات

|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| **عنوان** | **یہودیت** | **اسلام** |
| روزانہ نمازوں کی تعداد | تین نمازیں فرض ہیں | پانچ نمازیں فرض ہیں |
| قبلہ | بیت المقدس کی طرف منہ کرنا ضروری ہے | بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے |
| قیام | عمیداہ کے لئے تین قدم آگے پیچھے حرکت کرنا ضروری ہے | حرکت کئے بغیر سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے |
| تعویذ باندھنا | سر پر تعویذ بندھنا ضروری ہے | ضروری نہیں |
| سر ڈھانپنا | نماز کی شال سے سرڈھانپنا ضروری ہے | پکڑی یا عمامہ یا ٹوپی پہن سکتے ہیں |
| نماز ی کا لباس | نماز کے لئے مخصوص لباس پہننا ضروری ہے | کسی بھی پاک لباس میں نماز ہو سکتی ہے |
| سدل | جائز ہے | مکروہ ہے |

## خلاصۃ البحث

 ادیان سماویہ کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے فرضیت نماز کی غرض و غایت اس عقیدے کا عملی اظہار ہے۔یہی وجہ ہے کہ نماز شرائع سماویہ کا جزو لاینفک ہے۔ اس آرٹیکل میں اسلام اور یہودیت میں نماز کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔ دونوں شرائع میں نماز کا تصور، نمازکی غرض و غایت، شرائط نمازاور ارکان نماز میں تقریباً مماثلت پائی جاتی ہے۔دونوں شرائع میں نماز کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اس کی الوہیت کا اقرار اور طلب ہدایت پر مشتمل ہیں۔ اور نماز کی امامت کی اہلیت کےلئے امام کے لئے جن اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے وہ دونوں شرائع میں بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہیں۔البتہ دونوں شرائع میں نماز کی تعداد مختلف ہے یعنی اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور یہودیت میں دن میں تین نمازیں فرض ہیں ۔اوردونوں شرائع میں نماز کی ہیئت بھی مختلف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت موسوی ارتقائی مراحل میں تھی اور اسلام اس کی حتمی شکل ہے۔

## نتائج:

1. اسلام اور یہودیت میں نماز فرض ہے۔
2. اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں جبکہ یہودیت میں تین نمازیں فرض ہیں۔
3. استقبال قبلہ دونوں مذاہب میں ضروری ہے مسلمان کعبہ کی طرف جبکہ یہودی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازادا کرتے ہیں ۔
4. دونوں مذاہب میں شرائط نماز کی تعداد سات ہے، ان کے درمیان تقریباً مماثلت پائی جاتی ہے ۔
5. اسلام میں ارکان نمازکی تعداد چھ ہے جبکہ یہودیت میں ان کی تعدادنو ہے، دونوں میں جزوی مماثلت پائی جاتی ہے۔
6. اسلام میں سدل مکروہ ہےجبکہ یہودیت میں اس کی ممانعت نہیں ۔
7. دونوں مذاہب میں امام کے اوصاف بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہیں ۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

1. ## حوالہ جات (**References**)

 فیروز الدین ،فیروزاللغات،فیروزسنزلمیٹڈ لاہور،س ن۲۰۱۰،ص: ۱۳۷۷

Feroz ud Dīn, *Fayroz al Lughāt*, (Lahore: Feroz Sons Limited, 2010), p: 1377 [↑](#endnote-ref-2)
2. ابن منظور، لسان العرب،دار صادر بیروت لبنان ، ۱۴: ۴۶۵، ۴۶۶

Ibn Manẓūr, *Lisān al ‘Arab*, (Beurit: Dār Ṣadir), 14: 425, 426 [↑](#endnote-ref-3)
3. سورۃ النساء :۱۰۳

Sūrah al Nisā‘, 103 [↑](#endnote-ref-4)
4. سورۃ التوبۃ :۱۰۹

Sūrah al Tawbah, 109 [↑](#endnote-ref-5)
5. سورۃ الاحزاب :۴۳

Sūrah al Aḥzāb, 43 [↑](#endnote-ref-6)
6. سورۃ الاحزاب : ۵۶

Sūrah al Aḥzāb, 56 [↑](#endnote-ref-7)
7. البخاري، محمد بن اسمعيل ابو عبد الله البخاري، صحيح بخاري، كتاب اخبار الآحاد ،باب ما جاء فى اجازة خبر الواحد الصدوق فى الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام، دار طوق النجاة دمشق، طبع اولي، حدیث رقم: ۶۰۰۸۔

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā’īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (Damascuss: Dār Ṭawq al Nahāh, 1st Edition), Ḥadīth # 6008 [↑](#endnote-ref-8)
8. الراغب الاصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن،مکتبۃ نزار المصطفی الباز مکۃ المکرمۃ، ص: ۳۷۴

Al Rāghib, Ḥusain bin Muḥammad, *Al* *Mufradāt fī Gharīb al Qur’ān*, (Makka: Maktabah Nazzār al Muṣṭafa), p: 374 [↑](#endnote-ref-9)
9. الشوبکی، محمد رفیق مؤمن، دلیل المصلی فی احکام الصلاۃ، دارالعلم غزہ فلسطین، طبع اولیٰ،۲۰۱۴ء، ص: ۵

Al Showbakī, Muḥammad Rafīq Mo’min, *Dalīl al Muṣallī fī Aḥkām al Ṣalah*, (Ghazza: Dār al ‘Ilm, 1st Edition, 2014), p: 5 [↑](#endnote-ref-10)
10. استثنا ۱۰ : ۱۲، یسوع ۲۲ : ۵

Deuteronomy, 10: 12. [↑](#endnote-ref-11)
11. خروج ۳۲ : ۸، گنتی ۲۵ : ۵، خروج ۳۴ : ۱۴، احبار ۲۶ : ۳۰

Exodus, 8: 32. Numbers 25:5, Exodus 34:14, Leviticus 24:30 [↑](#endnote-ref-12)
12. پیدائش ۴ : ۲۶

Genesis, 4:24 [↑](#endnote-ref-13)
13. ایف ۔ایس خیر اللہ،قاموس الکتاب ،مسیحی اشاعت خانہ لاہور، ۱۹۹۳ء، ص: ۶۲۴

F. S. Khairullah, *Qāmūs al Kitāb*, (Lahore: Masīḥī Kutub Khāna, 1993), p: 624 [↑](#endnote-ref-14)
14. ابو داؤد، سليمان بن الاشعث، سنن ابي داؤد، ت: محمد محي الدين، كتاب الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ ، المكتبة العصرية صيدا بيروت، حدیث رقم: ۴۹۵۔

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash’ath, *Sunan Abī Dāwūd*, (Beirut: Al Maktabah al ‘Aṣariyyah), Ḥadīth # 495 [↑](#endnote-ref-15)
15. استثنا ۳۳ : ۴

Deuteronomy, 33 :4 [↑](#endnote-ref-16)
16. Dan Cohn Sherbok, *Judaism (History, Beliefs and Practice)*, (London: Rout ledge 11 New Fetter Lane, 2003), p: 469 [↑](#endnote-ref-17)
17. سید سلیمان ندوی، سیرت النبی، مکتبہ مدنیہ لاہور، ۵: ۳۸

Syed Sulaymān Nadvī, *Sīrat al Nabī*, (Lahore: Maktabah Madaniyyah), 5: 38 [↑](#endnote-ref-18)
18. سورۃ ابراہیم:۳۷

Sūrah Ibrāhīm, 37 [↑](#endnote-ref-19)
19. سورۃ ابراھیم : ۴۰

Sūrah Ibrāhīm, 40 [↑](#endnote-ref-20)
20. سورۃ مریم:۵۵

Sūrah Maryam, 55 [↑](#endnote-ref-21)
21. سورۃ ہود :۸۷

Sūrah Hūd, 87 [↑](#endnote-ref-22)
22. سورۃ الانبیاء : ۷۳

Sūrah al Ambiyā‘, 73 [↑](#endnote-ref-23)
23. سورۃ لقمان :۱۷

Sūrah Luqmān, 17 [↑](#endnote-ref-24)
24. سورۃ طہٰ:۱۴

Sūrah Ṭāhā, 14 [↑](#endnote-ref-25)
25. سورۃ المائدہ:۱۲

Sūrah al Mā‘idah, 12 [↑](#endnote-ref-26)
26. سورۃ آل عمران:۳۹

Sūrah Āl Imrān, 39 [↑](#endnote-ref-27)
27. سورۃ مریم :۳۱

Sūrah Maryam, 31 [↑](#endnote-ref-28)
28. سورۃ آل عمران :۱۲

Sūrah Āl Imrān, 12 [↑](#endnote-ref-29)
29. سنن ابي داؤد، کتاب الصلوۃ، باب اذا کان الثوب ضیقا یترزبہ ، حدیث رقم: ۶۳۵۔

*Sunan Abī Dāwūd,* Ḥadīth # 635 [↑](#endnote-ref-30)
30. علا ؤ الدین الہندی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،ت: بکری حیانی، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع پنجم، ۱۹۸۱ء، ۸: ۱۹۹

‘Alā‘ al Dīn al Hindī, *Kanz ul ‘Ummāl fī Sunan al Aqwāl wal Af’āl*, (Beirut: Mo’assasah al Risālah, 5th Edition, 1981), 8: 199 [↑](#endnote-ref-31)
31. سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ فی النعل، حدیث رقم: ۶۵۲

*Sunan Abī Dāwūd,* Ḥadīth # 652 [↑](#endnote-ref-32)
32. احمد بن حنبل، مسند احمد ، ت: شعیب الارنؤوط، مؤ سسۃ الرسالۃ بیروت، طبع اولیٰ، ۲۰۰۱ء، ۳۵: ۱۱۳

Aḥmad bin Ḥambal, *Al Musnad,* (Beirut: Mo’assasah al Risālah, 1st Edition, 2001), 35: 113 [↑](#endnote-ref-33)
33. ابن حجر عسقلانی،فتح الباری، حدیث رقم: ۲۲۷۴

Ibn Ḥajar al ‘Asqalānī, Fatḥ al Bārī, Ḥadīth # 2274 [↑](#endnote-ref-34)
34. پیدائش، ۱۲: ۸

Genesis, 12:8 [↑](#endnote-ref-35)
35. پیدائش ، ۱۷: ۳

Genesis, 17:3 [↑](#endnote-ref-36)
36. پیدائش، ۱۸: ۲۲

Genesis, 18:22 [↑](#endnote-ref-37)
37. خروج، ۴ : ۳۱

Exodus, 4:31 [↑](#endnote-ref-38)
38. زبور، ۵ :۳

Psalms, 5: 3 [↑](#endnote-ref-39)
39. زبور ، ۵: ۷

Psalms, 5: 7 [↑](#endnote-ref-40)
40. زبور، ۵۵: ۱۶۔۱۷

Psalms, 55:16-17 [↑](#endnote-ref-41)
41. زبور، ۹۵: ۵۔۶

Psalms, 95:5-6 [↑](#endnote-ref-42)
42. زبور، ۱۳۸: ۲

Psalms, 138:2 [↑](#endnote-ref-43)
43. یرمیاہ، ۷: ۲

Jeremiah 7:2 [↑](#endnote-ref-44)
44. دانیال، ۶: ۱۰

Daniel, 6:10 [↑](#endnote-ref-45)
45. دانیال، ۹: ۳

Daniel, 9:3 [↑](#endnote-ref-46)
46. خروج، ۳۴: ۶۔۷

Exodus 34:6-7 [↑](#endnote-ref-47)
47. زبور، ۸۶: ۱۔۱۷

Psalms 86:1-17 [↑](#endnote-ref-48)
48. سورۃ البقرۃ : ۲۳۸

Sūrah al Baqarah, 238 [↑](#endnote-ref-49)
49. سور ہ البقرۃ : ۴۳

Sūrah al Baqarah, 43 [↑](#endnote-ref-50)
50. سورۃ الحج : ۷۷

Sūrah al Ḥajj, 77 [↑](#endnote-ref-51)
51. سورۃ الحج : ۲۶

Sūrah al Ḥajj, 26 [↑](#endnote-ref-52)
52. سورۃ آل عمران :۴۳

Sūrah Āl ‘Imrān, 43 [↑](#endnote-ref-53)
53. آل عمران :۱۲

Sūrah Āl ‘Imrān, 12 [↑](#endnote-ref-54)
54. پیدائش، ۱۸ : ۲۲

Genesis 18:22 [↑](#endnote-ref-55)
55. پیدائش، ۲۲ : ۲ ۔ ۳

Genesis 22:2-3 [↑](#endnote-ref-56)
56. لوقا، ۲۲ : ۴۱

Luke 22:41 [↑](#endnote-ref-57)
57. خروج، ۴ : ۳۱

Exodus 4:31 [↑](#endnote-ref-58)
58. پیدائش، ۱۷ : ۳

Genesis 17:3 [↑](#endnote-ref-59)
59. سموئیل دوم، ۱۵ : ۲۲

2 Samuel 15:22 [↑](#endnote-ref-60)
60. زبور، ۵ : ۷

Psalms 5:7 [↑](#endnote-ref-61)
61. وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی و ادلتہ(مترجم:محمد یوسف تنولی)، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۱۱ء، ۱: ۴۷۹

Wahabah al Zuhaylī, *Al Fiqh al Islāmī wa Adillahtuhu*, Translated by: Muḥammad Yūsuf Tanolī, (Karachi: Dār al Ashā‘at, 2012), 1: 479 [↑](#endnote-ref-62)
62. وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ۲: ۵۱۹

Ibid., 2: 519 [↑](#endnote-ref-63)
63. Rabbi Yousuf Eliyah, *Ways of Torah Complete Siddur*, (Colorado: BeJewish Publishing, Denver, 2012, p: 4 [↑](#endnote-ref-64)
64. Ibid, p: 19 [↑](#endnote-ref-65)
65. Ibid, p: 18 [↑](#endnote-ref-66)
66. وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ۲: ۷۱۵ - ۷۱۹

Wahabah al Zuhaylī, *Al Fiqh al Islāmī wa Adillahtuhu*, 2: 715 - 719 [↑](#endnote-ref-67)
67. George Robinson, *Essential Judaism, Pocket Books*, (Simon & Scheuster, Inco., 2000), p:17 [↑](#endnote-ref-68)